تفسیر احکام القرآن - ایک تعارف

عبد العلی اچکزئی

مولانا اشرف علی تھانویؒ بمقام تھانہ بھون (ضلع مظفر نگر) ۱۹/ مارچ ۱۸۶۳ء کو پیدا ہوئے اور ۹ جولائی ۱۹۴۳ء کو انتقال کر گئے۔ انھوں نے تعلیم تھانہ بھون اور دیو بند میں حاصل کی۔ وہ ایک ممتاز عالم دین، صوفی و نامور مصنف تھے اور انھوں نے نہایت ہی مصروف زندگی گزاری۔ ان کے اشغال تعلیم و تدریس، وعظ، خطابت اور تصنیف و تالیف تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتابوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ یہ کتابیں زیادہ تر تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، کلام اور تصوف کے موضوع پر ہیں۔ آپ کی اہم تصانیف میں تفسیر بیان القرآن اور بہشتی زیور شامل ہیں[۱]۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنی آخری عمر میں اس ضرورت کا احساس فرمایا کہ قرآن کریم تو ایک بحر ناپیدا کنار ہے، اس کی تفسیر میں ہر زمانہ کے علماء نے اپنے ماحول اور ضرورت کے مطابق جن مسائل کی اہمیت محسوس کی ہے، انھیں پر زیادہ زور دیا ہے۔ موجودہ زمانہ کی ضروریات اور ماحول کے جدید تقاضوں کے پیش نظر ضرورت تھی کہ احکام قرآنی پر کوئی مفصل مدلل کتاب لکھی جائے اور خاص کر ایسی کتاب جو فقہاء احناف کے دلائل سے مستحکم ہو۔ حکیم الامت شروع میں یہ کتاب خود لکھنا چاہتے تھے، لیکن عمر کے آخری حصے میں مصروفیات کی کثرت، بیماری اور ضعف کی وجہ سے آپ نے یہ کام چار علماء کرام مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مفتی محمد شفیعؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مفتی جمیل احمد تھانویؒ کے سپرد کیا۔ شروع میں اس کا نام دلائل القرآن علی مسائل النعمان رکھا گیا، لیکن بعد میں اس کا نام ''احکام القرآن'' تجویز ہوا۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں:

''مولانا اشرف علی تھانویؒ جو برصغیر کے مشہور مفسر قرآن بھی ہیں، انھیں یہ خیال ہوا کہ حنفی نقطہ نظر سے قرآن مجید کی کوئی جامع فقہی تفسیر نہیں ہے۔ ایسی فقہی تفسیر جس میں قرآن مجید کی شروع سے آخر تک مسلسل تفسیر بھی کی گئی ہو اور فقہاء احناف کے دلائل بھی اس میں تفصیل سے جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے اپنے تلامذہ کی جو اپنی اپنی جگہ جید عالم تھے، ایک ٹیم تیار کی اور قرآن مجید کے مختلف حصے ان کے سپرد کیے کہ وہ اس کام کو کریں۔ اس ٹیم میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مولانا مفتی جمیل احمدؒ جیسے جید اہل علم شامل تھے۔ تقریباً ۶۰-۶۵ سال کے عرصے میں یہ کتاب مکمل ہوگئی، لیکن اس کے مختلف اجزا الگ الگ شائع ہوئے۔ کچھ بعد میں کچھ پہلے۔ ماضی قریب میں اس کے آخری اجزاء بھی مکمل ہوگئے ہیں۔ اس میں پورے قرآن مجید کی فقہی تفسیر کو مکمل کیا گیا ہے اور اس کا نام بھی احکام القرآن ہے۔ فقہاء احناف کا نقطۂ نظر جو پہلے بہت سی کتابوں میں بکھرا ہوا اور منتشر تھا، اب بڑی حد تک ایک جگہ سامنے آجاتا ہے، علمی اعتبار سے یہ ایک قابل قدر کام ہے''۲۔

تفسیر احکام القرآن کے تکمیل کے مراحل

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے منازل سبعہ کی ترتیب کے مطابق مذکورہ اصحاب کے ذمہ کتاب کی تالیف کا کام اس طرح تقسیم کیا۔

۱- مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے ذمہ حزب اول و ثانی یعنی سورۃ الفاتحہ سے سورۃ التوبہ کے آخر تک۔

۲- مفتی جمیل احمد تھانویؒ کو حزب ثالث اور رابع یعنی سورۃ یونس سے سورۃ الفرقان کے آخر تک سپرد ہوا۔

۳- مفتی محمد شفیعؒ کو حزب خامس اور سادس یعنی سورۃ الشعراء سے سورۃ الحجرات کے آخر تک سپرد ہوا۔

۴- مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کو حزب سابع یعنی سورۃ ق سے آخر قرآن کریم تک کا حصہ تفویض ہوا۔

ان حضرات نے علامہ تھانویؒ کی نگرانی میں کام شروع کیا، حضرت تھانویؒ اپنی وفات تک اس کام کی نگرانی اور تفسیر لکھنے میں ان حضرات کی رہنمائی کرتے رہے۔

۱- احکام القرآن/ مولانا ظفر احمد عثمانی

مولانا ظفر احمد بن شیخ لطیف احمد عثمانیؒ تھانوی ۱۳ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء کو دیوبند میں پیدا ہوئے۔ چھ سال کی عمر میں دیوبند کے مشہور اساتذہ مثلاً حافظ غلام رسول اور مولانا نذیر احمد سے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ آٹھ سال کی عمر میں مولانا محمد یٰسین سے اردو اور فارسی کی کتابوں کے علاوہ حساب اور ریاضی کی کتابیں پڑھنی شروع کی۔ بارہ سال کی عمر میں آپ دیوبند سے تھانہ بھون ماموں حکیم الامت کے پاس منتقل ہوئے اور یہاں پر مختلف علماء سے صرف ونحو، ادب، تجوید، مثنوی سے متلعق کتابیں پڑھی۔ اس کے بعد آپ کانپور مدرسہ جامع العلوم چلے گئے اور یہاں آپ نے مولانا محمد اسحاق البردوانی اور مولانا محمد رشید کانپوری سے حدیث، فقہ، تفسیر وغیرہ کا علم حاصل کیا، یہاں سے شرعی و عقلی علوم میں سند حاصل کرنے کے بعد آپ مظاہر العلوم سہانپور چلے گئے اور وہاں مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے درس حدیث میں شریک ہونے لگے۔ یہاں ۱۸ سال کی عمر میں ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء میں تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد سات سال تک درس دیتے رہے۔ اس کے بعد آپ امداد العلوم تھانہ بھون منتقل ہوئے اور وہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اس دوران آپ رنگون (برما) بھی تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ محمدیہ میں درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ پاکستان بننے سے قبل آپ ڈھاکہ تشریف لے گئے اور وہاں مختلف مدارس میں حدیث وفقہ کا درس دیتے رہے۔ ڈھاکہ میں آپ نے

آٹھ سال گزارے اور یہاں پر ایک مدرسے الجامعة القرآنیة العربیة کی بنیاد بھی ڈالی۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء میں آپ حیدرآباد کے قریب ٹنڈو اللہ یار کے دار العلوم الاسلامیہ منتقل ہوئے اور یہاں پر حدیث کا درس اور فتویٰ دینے کی خدمت انجام دیتے رہے۔ اسی مقام پر آپ نے ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء میں وفات پائی۔ تفسیر کے علاوہ آپ کی دیگر تصانیف درج ذیل ہیں:

۱- اعلاء السنن (۲۰ جلد)

۲- القول المتین فی الاخفاء بآمین

۳- شق الغبن عن حق رفع الیدین

۴- رحمة القدوس فی ترجمة بهجة النفوس

۵- فاتحة الکلام فی القرأة خلف الامام[۳]

احکام القرآن کے سلسلے میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے ذمہ قرآن کے حزب اول و حزب ثانی کا کام سپرد ہوا۔ حزب اول یعنی سورۃ الفاتحہ سے سورۃ النساء کے آخر تک کی تالیف آپ نے ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء میں شروع کی اور ۳۳ سالوں میں یعنی ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء میں یہ کام مکمل ہوا۔ احکام القرآن کا یہ حصہ ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء میں ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی سے شائع ہوا، یہ حصہ تین جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کے ۱۱۱۵ صفحات ہیں۔ اس حصہ کا پہلا جزء دو جلدوں پر مشتمل ہے، اس میں سورۃ الفاتحہ سے لے کر اختتام سورۃ البقرہ تک کے حصہ کی تفسیر کی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں موضوعات کی ۴۴ صفحات پر مشتمل فہرست بھی دی گئی ہے، علاوہ ازیں ۳۷ صفحات پر مشتمل ترتیب فقہی ابواب کی فہرست دی گئی ہے۔ اس حصہ کا دوسرا جزء سورۃ آل عمران اور سورۃ النساء کی منتخب آیات کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے آخر میں ۲۷ صفحات پر مشتمل موضوعات کی فہرست بھی دی گئی ہے۔

فاضل مفسر نے اپنی تفسیر میں جن مأخذ سے استفادہ کیا ہے اور جن کے حوالہ جات درج کیے ہیں، ان میں تفاسیر میں تفسیر احکام القرآن للجصاص ، تفسیر

ابن العربی، تفسیر ابن کثیر، روح المعانی، مفاتیح الغیب، المدارک، بیضاوی، تفسیر طبری، الدر المنثور للسیوطی، تفسیر احمدی، تفسیر مظھری اور بیان القرآن شامل ہیں۔ کتب حدیث میں صحاح ستہ کے علاوہ المنذری کی الترغیب والترغیب، المعجم للطبرانی، مصنف ابن ابی شیبہ، تدریب الراوی، سنن بیھقی، مصنف عبدالرزاق، فتح الباری، وفاء الوفاء، مجمع الزوائد، میزان الاعتدال، عمدۃ القاری للعینی، مسند احمد بن حنبل، اعلاء السنن، المنهاج للنووی، زیلعی، التمهید شرح موطا، طحاوی، الجوھر النقی، مشکل الآثار، نیل الاوطار، صحیح ابن حبان، سنن دار القطنی، مشکوٰۃ المصابیح اور موطا امام مالک سے استفادہ کیا ہے۔ فقہ واصول فقہ میں شرح المھذب، شاطبی، مجموعة الفتاویٰ، المغنی، تلخیص، ردالمختار، شرح اکبر لابن قدامه اور دیگر بہت سی کتابیں شامل ہیں۔ مصنف نے ان مأخذ کے ساتھ ساتھ ان کی جلد اور صفحہ نمبر کی بھی نشان دہی کی ہے۔

فاضل مصنف کا انداز تفسیر یہ ہے کہ وہ نہ صرف مسائل فقہ کی تخریج کرتے ہیں، بلکہ متعلقہ آیات کی مکمل تفسیر بھی بیان کرتے ہیں اور تفصیلی دلائل دیتے ہیں۔

۲- احکام القرآن/ مفتی سید عبدالشکور ترمذی

قرآن حکیم کی دوسری منزل یعنی از سورۃ المائدہ تا آخر سوہ براءۃ کی تفسیر کا کام بھی مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے سپرد ہوا تھا، لیکن اس منزل کو شروع کرنے سے قبل ہی آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے انتقال کے بعد مولانا مشرف علی تھانوی ولد مفتی جمیل احمد تھانویؒ شیخ الحدیث و مدیر دارالعلوم الاسلامیہ لاہور نے مفتی سید عبدالشکور ترمذیؒ جو اس وقت ساہیوال میں جامعہ حقانیہ کے مفتی اور مدیر تھے، سے استدعا کی کہ وہ منزل ثانی کی تالیف کا کام شروع کریں۔

مولانا عبدالشکور ترمذیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور حکیم الامت مولانا اشرف علی

تھانوی کے بڑے شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں، آپ کے والد مفتی عبدالکریم مولانا اشرف علی تھانویؒ کے عہد میں خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون میں مفتی کے عہدے پر فائز تھے۔ مولانا سید عبدالشکور ترمذی مشرقی پنجاب (ہندوستان) کے ریاست پٹیالہ میں ۱۱/ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت کی ابتدا بھی حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی آغوش شفقت میں خانقاہ اشرفیہ امدادیہ تھانہ بھون کے مدرسہ اشرفیہ سے قرآن پاک کے ناظرہ وحفظ، ریاضی، اردو، دینیات اور بہشتی زیور وغیرہ کی تعلیم سے ہوئی۔ بچپن ہی سے اپنے والد ماجد کے ساتھ حضرت حکیم الامت کی بابرکت مجلس عام وخاص میں بھی حاضری کی دولت اور حضرات طیبات سے استفادے کا موقع نصیب ہوا۔ پھر عربی و فارسی کی ابتدائی اور بعض متوسط کتب ہدایہ، جلالین وغیرہ تک اپنے والد ماجد اور دیگر اساتذہ سے پڑھیں۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لیے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے، جہاں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت مولانا اعزاز علی امروہیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور حضرت مولانا خلیل احمد کیرانوی جیسے اکابر اساتذہ سے مستفیض ہوئے اور ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا اور مدرسہ عربیہ راجپورہ (ریاست پٹیالہ) میں تدریسی خدمات انجام دینے پر مامور ہوئے۔ اس کے بعد مدرسہ حقانیہ، شاہ آباد میں درس نظامی کی تدریس کرتے رہے، یہاں تک کہ پاکستان بن گیا اور آپ ساہیوال ضلع سرگودھا میں قیام پذیر ہوئے۔ یہاں شہر کی قدیم جامع مسجد میں ایک مدرسہ قاسمیہ جاری کیا، جس میں مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خدمت افتاء بھی انجام دیتے رہے۔

الغرض آپ نے ساری عمر تدریس و تبلیغ واصلاح اور تصنیف میں گزاری، متعدد علمی شاہ کار آپ کے قلم فیض رقم سے منصۂ شہود پر آئے اور سینکڑوں علمی اور اصلاحی مقالات شائع کرائے۔ آپ کی مطبوعہ تصانیف، رسائل، مضامین اور مقالات کی تعداد ۹۴ ہے، جب کہ غیر مطبوعہ ۴۰ ہیں، اس طرح آپ کی تصانیف (بشمول مضامین) کی کل تعداد

۱۳۴۴ھ ہے۔ آپ کی چند مشہور تصانیف یہ ہیں، تکملہ احکام القرآن (عربی)، ہدایۃ المیزان، بارہ مہینوں کے احکام، اسلامی حکومت کا مالیاتی نظام، دعوت وتبلیغ کی شرعی حیثیت، فتویٰ کی حقیقت اور اس کی شرعی حیثیت، سفر تھانہ بھون و دیوبند، حج کا آسان طریقہ اور تذکرہ حضرت مدنی وغیرہ[۴]۔

مفتی عبدالشکور ترمذیؒ نے اپنے استاد اور مرشد یعنی مولانا ظفر احمد عثمانی کے حصے (منزل ثانی) کی تکمیل کی ذمہ داری لے لی[۵]۔ آپ نے ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء میں اس منزل ثانی کی تالیف کا آغاز کیا اور ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء میں اس کی تالیف سے فارغ ہوئے، گویا آپ نے اس کی تالیف پانچ سالوں میں مکمل کی۔ مذکورہ حزب یعنی منزل ثانی کا جتنا حصہ اب تک شائع ہوا ہے، وہ تین اجزاء (جلدوں) پر مشتمل ہے، جزء اول میں آغاز سورۃ المائدہ سے لے کر آیت ۱۰ تک یعنی کل ۱۰ آیات کی تفسیر بیان ہوئی ہے، ان دس آیتوں کے ۳۳ اجزاء سے ۵۷۶ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے، یہ جلد کل ۵۹۰ صفحات پر مشتمل ہے، کتاب کے آخر میں مولانا خلیل احمد تھانوی کی مرتب کردہ مصادر و مراجع کی مکمل فہرست بھی شامل کی گئی ہے، جن کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے بالکل اخیر میں موضوعات کی ایک جامع فہرست بھی پیش کی گئی ہے۔ دوسری جلد سورہ المائدہ کی آیت ۱۱ سے لے کر اختتام سورت تک کی تفسیر پر مشتمل ہے، اس طرح آیات الاحکام کے ۱۰۵ اجزاء کی تفسیر بیان ہوئی ہے اور ان اجزاء سے ۳۸۵ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے، یہ جلد کل ۴۹۶ صفحات پر مشتمل ہے، کتاب میں ۱۰۹ مصادر و مراجع کی فہرست بھی دی گئی ہے، علاوہ ازیں آخر میں موضوعاتِ کتاب کی ایک جامع فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔

مذکورہ منزل ثانی کی تیسری جلد سورہ الانعام اور سورہ الاعراف کی تفسیر پر مشتمل ہے، سورہ الانعام کی آیات الاحکام سے متعلقہ ۱۱۲۸ اجزاء کی تفسیر بیان کی گئی ہے، ان اجزاء سے اخذ کیے گئے مسائل کی تعداد ۲۶۰ ہے۔ اسی طرح سورہ الاعراف کی آیات الاحکام کے ۱۸۹ اجزاء کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ۱۴۲ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے، یہ جلد کل ۵۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ گذشتہ جلدوں کی طرح یہاں بھی مصادر و مراجع اور موضوعات کی

جامع فہرست دی گئی ہے، یہ تینوں جلدیں ادارۃ اشرف التحقیق والبحوث الاسلامیہ، لاہور سے شائع ہوئی ہیں، مذکورہ منزل کی بقیہ دو سورتوں یعنی سورہ الانفال اور سورہ التوبہ کی تفسیر زیر طباعت ہے۔

۳-احکام القرآن/مفتی جمیل احمد تھانویؒ

قرآن حکیم کی منزل ثالث یعنی از سورۃ یونس تا آخر سورہ نحل اور منزل رابع یعنی سورۃ بنی اسرائیل تا آخر سورہ الفرقان کی تالیف کی ذمہ داری مفتی جمیل احمد تھانوی کے سپرد ہوئی۔

حضرت مفتی صاحب غالباً ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء کے لگ بھگ تھانہ بھون میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم راجپور (ضلع سہارن پور) میں شروع ہوئی، اسکول کی ابتدائی تعلیم علی گڑھ میں حاصل کی، باقی ساری تعلیم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں مکمل کر کے ۱۳۴۲ھ /۱۹۲۳ء میں سند فراغت حاصل کی۔ حضرت مفتی صاحب نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ سے نہ صرف باقاعدہ علمی استفادہ اور کسب فیض کیا تھا، بلکہ ان دونوں جلیل القدر شخصیات کی صحبت بابرکت اور فیض تربیت سے اپنے آپ کو منور کیا تھا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد مدرسہ مظاہر العلوم، سہارن پور سے تھانہ بھون منتقل ہوئے اور ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء یعنی مولانا اشرف علی تھانویؒ کے انتقال تک وہیں مقیم رہے، یہی وہ زمانہ تھا جب آپ نے احکام القرآن کی تصنیف کا کام شروع کیا۔ حکیم الامت کے انتقال کے بعد مفتی صاحب پاکستان آئے اور یہاں لاہور کے جامعہ اشرفیہ میں بحیثیت استاد آپ کا تقرر ہوا۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک آپ یہیں مقیم رہے، اور فتویٰ دینے کی خدمت انجام دیتے رہے۔ دسمبر ۱۹۹۴ء/۱۴۲۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا، آپ کے انتقال کے ساتھ ہی ایک پوری نسل اور قرن کا خاتمہ ہوگیا، کیونکہ اس وقت برصغیر میں مفتی صاحب غالباً وہ واحد عالم دین تھے، جنھوں نے حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی سے علمی استفادہ اور

روحانی تربیت حاصل کی تھی ۵۔

آپ کی اہم تصانیف درج ذیل ہیں: ۱-**نهج الدراسة للمدارس والجامعات الاسلامیه، ۲-اظهار الطرب علی اشعار ازهار العرب، ۳-حلیة اللحیة، ۴-شرح بلوغ المرام من ادلة الاحکام لابن حجر العسقلانی، ۵-الحاوی علی الطحاوی، ۶-دعوة الی النحاة، ۷-شاتم الرسول ﷺ وعقوبته فی الشریعة، ۸-وجوب حد الرجم، ۹-دلائل علی وجوب الاضحیة، ۱۰-دلائل القرآن علی مسائل النعمان (احکام القرآن)** ۶۔

مفتی جمیل احمد تھانویؒ نے اپنے حصے کی دونوں حزبوں یعنی حزب ثالث اور رابع میں سے حزب ثالث کی تالیف کا کام ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء میں حکیم الامت کی زندگی ہی میں شروع کیا تھا اور ہجرت پاکستان سے قبل ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۱ء میں حزب ثالث کی تالیف مکمل کی۔ اس نسخہ کی اشاعت میں اس لیے تاخیر ہوئی کہ مفتی صاحب نے اس تحریر شدہ مسودہ پر حضرت تھانویؒ سے حاصل کردہ مزید فوائد اور استنباطات حواشی کی شکل میں تحریر کیے تھے، جس کی وجہ سے مسودہ کے پڑھنے میں مشکلات پیش آرہی تھی، اس لیے تبییض کی ضرورت پیدا ہوگئی تھی، چنانچہ آپ کے صاحب زادے مولانا خلیل احمد تھانوی نے ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء میں اس کی تبییض کا کام شروع کیا اور تین سالوں میں اس کام کو مکمل کیا، اس طرح ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء میں تقریباً ۵۰ سال کے بعد ادارۃ اشرف التحقیق والبحوث الاسلامیہ کے زیر اہتمام اس کی اشاعت ممکن ہوئی۔

حزب ثالث کا یہ حصہ تین اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلے جزء میں سورۃ یونس کی ۶۰ آیتوں سے ۱۵۵ مسائل ماخوذ ہیں۔ جزء ثانی سورۃ ہود کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اس جزء میں سورۃ ہود کی ۱۲۰ آیتوں میں سے ۲۴۹ مسائل اخذ کیے گئے ہیں۔ تیسرے جزء کی تفصیل اس طرح ہے کہ سورہ یوسف کی ۲۱ آیتوں میں ۴۵ مسائل، سورۃ الرعد کی دو آیات میں سے دو ہی مسائل، سورۃ ابراہیم کی دو آیات سے بھی دو مسائل، سورۃ الحجر کی چھ آیت سے چھ اور سورۃ النحل کی ۲۱ آیات سے ۴۰ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے۔ تینوں اجزاء کی صفحات کی

تعداد ۱۱۷۵ ہے۔ جزء اول اور جزء ثالث کے آخر میں مراجع ومصادر کی ایک جامع فہرست بھی دی گئی ہے۔ اہم مصادر ومراجع کی فہرست حسب ذیل ہے:

احکام القرآن لابن العربی ، احکام القرآن للجصاص، الاحکام فی اصول الاحکام للآمدی، تفسیر ابن سعود، احیاء علوم الدین، اشعة اللمعات للشیخ عبدالحق، الاکلیل فی استنباط التنزیل للسیوطی، البحر الرائق لابن نجیم، بدائع الصنائع للکاسانی، بدایة المجتھد لابن رشد، بذل المجھود للشیخ خلیل احمد، تفسیر ابن کثیر، تفسیر روح البیان، تفسیر غرائب القرآن للنیسابوری، تفسیر ابن عباس، تفسیر جریر طبری، الدر المنثور، ردالمحتار علی الدر المختار، روح المعانی، تفسیر کبیر، تفسیر بیان القرآن، امداد الفتاویٰ للتھانوی، بوادر النوادر للتھانوی۔

بہر حال مفتی صاحب کی یہ تفسیر ایک ضخیم تفسیر ہے اور اس میں فقہی احکام کے علاوہ دیگر علوم ونکات بھی مفصل بیان کیے گئے ہیں۔

۴- احکام القرآن (الحزب الرابع)/مفتی جمیل احمد تھانوی

جیسا کہ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ قرآن حکیم کی حزب رابع یعنی از آغاز سورۃ بنی اسرائیل تا آخر سورۃ الفرقان کی تفسیر کی ذمہ داری بھی مفتی جمیل احمد کے سپرد کی گئی تھی۔ مفتی صاحب نے ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء میں اس کی تالیف کا کام شروع کیا، باوجودیکہ آپ ضعیف اور مریض تھے اور آپ کی عمر اس وقت ۸۵ سال تھی، لیکن متواتر محنت کر کے چھ سالوں میں اس کی تالیف مکمل کی اور اس طرح ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء میں آپ اس کی تالیف سے فارغ ہوئے۔ مذکورہ حزب یعنی منزل رابع کا جتنا حصہ اب تک ادارۃ اشرف التحقیق والبحوث اسلامیہ سے شائع ہوا ہے وہ دو اجزاء (جلدوں) پر مشتمل ہے، جز اول میں سورہ الاسراء اور سورۃ الکہف کی تفسیر بیان ہوئی ہے، سورۃ الاسراء کی آیات الاحکام کے ۵۱ اجزاء کی تفسیر بیان کی گئی ہے، جن سے ۲۰۵ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے، اسی طرح سورۃ الکہف کے

احکام سے متعلقہ آیات کے ۱۶۳ اجزاء کی تفسیر بیان کی گئی ہے، جن سے ۲۶۰ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے، یہ جلد کل ۴۴۷ صفحات پر مشتمل ہے، تفسیر میں جن مصادر و مراجع سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی جامع فہرست کتاب کے آخر میں شامل ہے، ان مصادر کی تعداد ۸۶ ہے، نیز موضوعاتِ کتاب کی ایک مکمل فہرست بھی درج کی گئی ہے۔

اسی طرح جزء ثانی سورہ مریم اور سورہ طٰہٰ کی تفسیر پر مشتمل ہے، سورہ مریم کے اجزاء آیات الاحکام کی تعداد ۷۵ ہے، ان میں ۲۶۱ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے، جب کہ سورہ طٰہٰ کے احکام سے متعلقہ جن اجزاء کی تفسیر بیان کی گئی ہے ان کی تعداد ۶۷ ہے، ان اجزاء سے ۲۷۷ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے، یہ جلد کل ۴۲۴ صفحات پر مشتمل ہے، جزء اول کی طرح یہاں بھی مراجع و مصادر اور موضوعات کی جامع فہرست شامل کی گئی ہے۔ مذکورہ منزل کی بقیہ سورتوں یعنی سورۃ الانبیاء، سورۃ الحج، سورۃ المؤمنون اور سورہ الفرقان کی تفسیر ہنوز زیر طباعت ہے۔

۵- احکام القرآن/ مفتی محمد شفیعؒ

قرآن حکیم کی منزل خامس (از سورۃ الشعراء تا آخر سورہ یٰس) اور منزل سادس (از سورۃ الصافات تا آخر سورۃ الحجرات) کی تفسیر مفتی محمد شفیعؒ کے سپرد ہوئی۔ مفتی محمد شفیع بن مولانا محمد یٰسین ۲۱ شعبان ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۷ء کو دیوبند ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء میں درسیات ختم کیں۔ ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۸ء میں دالعلوم میں فنون کی چند اعلیٰ کتب کی تعلیم کے ساتھ ابتدائی کتب کا درس دینا شروع کیا۔ ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء میں صدر مفتی بنادیے گئے۔ آپ نے سب سے پہلے شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اس کے بعد حکیم الامت کی خدمت میں رہنا شروع کیا اور کافی عرصہ بعد ان کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی۔ ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء تک سترہ سال مسلسل تھانہ بھون میں حاضری ہوتی رہی۔ ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء میں دارالعلوم دیوبند سے مستعفی ہوکر علامہ شبیر احمد عثانی اور علامہ ظفر احمد

عثمانیؒ کے ساتھ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد ۶ مئی ۱۹۴۸ء کو پاکستان کی حدود میں قدم رکھا۔ یہاں متفقہ دستور اسلامی کی جدو جہد کی اور علوم دینیہ کو پھیلانے کا پروگرام دارالعلوم، کراچی کے ذریعہ بنایا۔ آپ نے ۱۱ شوال ۱۳۹۶ھ/ ۱۶/ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو وفات پائی۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ڈیڑھ سو سے زائد ہیں جن میں اہم تصانیف تفسیر احکام القرآن، معارف القرآن، جواہر الفقہ، ختم النبوۃ، سیرۃ خاتم الانبیاء، آلات جدیدہ، احکام الاراضی، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، ہدیۃ المھدیین فی آیات ختم النبیین، ثمرات الاوراق وغیرہ شامل ہیں ۷ ۔

مفتی محمد شفیع نے حکیم الامت کی زندگی میں اس حصے کی تالیف کا کام شروع کیا تھا، لیکن حکیم الامت کی وفات سے قبل آپ صرف سورہ الشعراء اور سورہ القصص کی بعض آیات کی تفسیر مکمل کر چکے تھے۔ اس کے بعد ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء میں تقریباً ۳۴ سال کی طویل مدت میں آپ نے ان دونوں منزلوں کی تفسیر و تالیف کا کام مکمل کیا اور ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء میں یہ حصہ دو جلدوں میں ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی سے شائع ہوا۔ دونوں جلدوں کی صفحات کی تعداد ۸۵۴ ہے۔ پہلی جلد میں جن سورتوں کی منتخب آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے، ان میں سورۃ الشعراء، سورۃ النحل، القصص، العنکبوت، الروم، لقمان، السجدۃ، الاحزاب، سبا، فاطر اور سورہ یٰسٓ شامل ہیں۔ یہ جزء ۵۵۱ صفحات ہے۔ دوسری جلد میں درج ذیل سورتوں کی آیات منتخبہ کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سورۃ الصّٰفّٰت، سورۃ ص، الزمر، المؤمن، فصلت، الشوریٰ، الزخرف، الدخان، الجاثیۃ، الاحقاف، محمد، الفتح اور سورۃ الحجرات۔

مفتی محمد شفیعؒ نے آیات منتخبہ کی تفسیر کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ تفصیلی دلائل دیے ہیں، بلکہ بعض مقامات پر باقاعدہ عنوانات قائم کر کے ان پر تفصیلی بحث کی ہے، مثلاً کشف الریب عن علم الغیب، الاستبانۃ لمعنی التسبب والاعانۃ، تکمیل الحبور بسماع القبور، الناھی عن الملاھی، کشف القناء عن وصف الغناء،

تنقیح الکلام فی احکام الصلوٰۃ والسلام اور یہ عنوانات اس لیے قائم کیے ہیں تا کہ علیحدہ رسالہ کی شکل میں اس کی اشاعت آسان ہو۔

آپ نے جن مأخذ ومصادر کو اپنی تفسیر کی بنیاد بنایا ہے، ان کی ایک لمبی فہرست ہے، جن میں اہم مأخذ ومصادر حسب ذیل ہیں:

تفسیر الکشاف، روح المعانی، احکام القرآن للجصاص، احکام القرآن لابن العربی، تفسیر ابن کثیر، الدرالمنثور، تفسیر ابن جریر، معجم مفردات القرآن، الترغیب والترھیب للمنذری، فتح الباری، عمدۃ القاری، المستدرک للحاکم، الشفاء للقاضی عیاض، التعلیق الصبیح علی مشکوٰۃ المصابیح، نیل الاوطار، نصب الرایۃ، نوادر الاصول لحکیم الترمذی، شرح الصدور للسیوطی، کنز العمال، تذکرۃ الموضوعات، الدر المختار، رسائل ابن عابدین، احیاء العلوم للغزالی، الاعتصام للشاطبی، فتح القدیر لابن الھمام، خلاصۃ الفتاوی، فتاویٰ ھندیہ، البحرالرائق، الھدایہ للمرغینانی، اور المبسوط للسرخسی شامل ہیں۔

۶- احکام القرآن/ مولانا محمد ادریس کاندھلوی

قرآن حکیم کی منزل سابع (از سورۃ ق تا آخر قرآن حکیم) کی تفسیر کا کام مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے سپرد ہوا تھا۔ شیخ محمد ادریس بن حافظ محمد اسمٰعیل کاندھلوی ہندوستان کے شہر کاندھلہ میں ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی، اپنے عمر کے نویں سال یعنی بالغ ہونے سے پہلے ہی قرآن حفظ کیا تھا۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے مدرسہ اشرفیہ تھانہ بھون میں داخلہ لیا، اس مدرسے میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور چلے گئے۔ ۱۹ برس کی عمر میں یہاں سے سند فراغت حاصل کی، پھر مکرر دورہ حدیث کے لیے مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ یہاں سے دوبارہ دورہ حدیث پڑھ کر سند

حدیث حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حکیم الامت شیخ اشرف علی تھانویؒ، شیخ خلیل احمد سہارنپوریؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور مفتی عزیز الرحمٰن وغیرہ شامل ہیں۔ تعلیم کے حصول کے بعد ایک سال تک آپ مدرسہ امینیہ دہلی میں پڑھاتے رہے، یہاں ایک سال قیام کے بعد دارالعلوم دیوبند کی کشش آپ کو دیوبند کھینچ لائی۔ یہاں نو سال آپ دیوبند سے وابستہ رہے۔ اس کے بعد بعض وجوہ سے آپ حیدرآباد دکن منتقل ہوئے اور کم وبیش نو سال ہی یہاں آپ کا قیام رہا۔ یہاں پر آپ نے اپنی مشہور کتاب **التعلیق الصبیح علی مشکوٰۃ المصابیح** تصنیف کی۔ اس کے بعد آپ علامہ شبیر احمد عثمانی کے اصرار پر واپس دارالعلوم دیوبند آئے اور یہاں پر شیخ الحدیث کی حیثیت سے دس سال تک درس دیتے رہے، پاکستان بننے کے دو سال بعد ۱۹۴۹ء میں آپ نے پاکستان ہجرت کی اور جامعہ عباسیہ بہاولپور میں شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ اس کے بعد ۱۹۵۱ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے منسلک ہوئے اور اپنی وفات تک مقیم رہے۔ آپ نے ۱۸ جولائی ۱۹۷۴ء کو وفات پائی ۸۔ آپ کی اہم تصانیف درج ذیل ہیں:

مقدمہ صحیح بخاری، الکلام الموثوق فی تحقیق ان القرآن کلام اللہ والغیر المخلوق، سلک الدرر شرح تائیۃ القضا والقدر، الباقیات الصالحات شرح حدیث انماالاعمال بالنیات، تحفۃ الاخوان شرح حدیث شعب الایمان، شرح مقامات حریری، شرح البیضاوی، تفسیر معارف القرآن (۵ جلدیں)، **التعلیق الصبیح علی مشکواۃ المصابیح**، علم الکلام، سیرۃ المصطفیٰ ﷺ۔

مفسر موصوف نے اپنے حصے کی تفسیر کا آغاز حکیم الامت کی زندگی میں کیا اور ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۵ء میں اس کی تالیف مکمل کی۔ یہ حصہ بھی ادارۃ القرآن، کراچی کے زیر اہتمام ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا۔ یہ ایک جلد پر مشتمل ہے اور اس کے ایک سو بیس صفحات ہیں۔ یہ حصہ علیحدہ جلد کی صورت میں شائع نہیں ہوا ہے، بلکہ حزب سادس (مؤلفہ مفتی محمد شفیعؒ) کے ساتھ ایک جلد میں شائع ہوا ہے۔

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے حزب سابع کی تمام سورتوں کی تفسیر نہیں لکھی ہے، بلکہ بعض سورتوں کو چھوڑ دیا ہے، مثلاً: سورۃ التغابن، سورۃ الملک، سورۃ القلم اور سورۃ الحاقۃ۔ آپ کی تفسیر کا انداز یہ ہے کہ سورتوں کے آغاز ہی میں اس امر کی نشان دہی کرتے ہیں کہ کتنی آیات کی آپ نے تفسیر بیان کی ہے اور ان آیات سے کتنے مسائل کا استخراج کیا گیا ہے۔ سب سے زیادہ ۲۸ مسائل سورۃ المجادلہ میں بیان ہوئے ہیں، جب کہ دیگر سورتوں میں ایک سے لے کر ۱۵ تک مسائل کا استخراج کیا گیا ہے۔

فاضل مصنف نے اپنی تفسیر میں جن مصادر و مراجع کو بنیاد بنایا ہے، ان میں کتب حدیث کے علاوہ تفاسیر میں الاکلیل فی استنباط التنزیل للسیوطی، احکام القرآن للجصاص، روح المعانی للآلوسی، تفسیر احمدی، تفسیر کبیر للرازی، احکام القرآن لابن العربی شامل ہیں، جب کہ دیگر کتابوں میں فتح الباری، بدایۃ المجتہد، التمہید لابی الشکور السالمی، بہجۃ النفوس، احیاء العلوم للغزالی اور حجۃ اللہ البالغۃ وغیرہ شامل ہیں۔

تکملہ الحزب السابع

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے چونکہ حزب سابع کی تفسیر دیگر احزاب کی تفاسیر کے مقابلے میں بہت اختصار سے لکھی ہے، اس لیے ضرورت اس امر کی تھی کہ اس حزب کی مزید تفسیر بیان کی جائے اور جدید مباحث بھی شامل کیے جائیں، تاکہ یہ تفسیر بھی دیگر تفاسیر اور حکیم الامت کے منہج اور انداز تفسیر کے مطابق بن جائے، اس لیے مولانا مشرف علی تھانوی کی درخواست پر مولانا عبدالشکور ترمذیؒ (جنھوں نے دوسرے حزب کی تفسیر مکمل کی تھی) نے اس حزب سابع کا تکملہ لکھا۔ فاضل مصنف نے ایسی بہت سی آیات سے مسائل کا استخراج کیا ہے، جنھیں مولانا کاندھلوی نے چھوڑ دیے تھے اور بعض مقامات پر مفید فوائد بھی تحریر کیے ہیں۔ یہ تکملہ ۱۵۵ صفحات پر مشتمل ہے اور یہ ادارہ اشراف التحقیق والبحوث الاسلامیہ کے تحت اشاعت کے مراحل سے گزر رہا ہے۔

فہارس احکام القرآن

تفسیر احکام القرآن جو فقہی، کلامی، ظاہری اور باطنی ایسے مسائل پر مشتمل ہیں جن کا قرآن حکیم سے استنباط کیا گیا ہے، جس وقت یہ تفسیر مکمل ہوئی تو شیخ مشرف علی تھانوی نے ارادہ کیا کہ ان تمام اجزاء کی ایسی فہرست مرتب کی جائے جو فقہی ابواب کی ترتیب پر مشتمل ہوتا، تاکہ علماء، فقہاء اور مفتی حضرات کے لیے ان سے استفادہ کرنا آسان ہو۔ اس لیے مولانا مشرف علی تھانوی کی ہدایت پر ان کے دوسرے بھائی مولانا خلیل احمد تھانوی نے درج ذیل پانچ جداول پر مشتمل ایک فہرست مرتب کی:

۱- جدول اول میں فقہی ابواب کی ترتیب پر اُن مسائل کے عنوانات تحریر کیے گئے ہیں جو قرآنی آیات سے نکالے گئے ہیں۔
۲- جدول ثانی میں جن آیات سے مذکورہ مسائل کا استخراج کیا گیا ہے، ان کے نمبر اور ساتھ ہی ان کے سورتوں کے نمبر لکھے گئے ہیں۔
۳- جدول ثالث میں قرآن حکیم کے منازل سبعہ کے نمبر لکھے گئے ہیں۔
۴- جدول رابع میں ان منازل کے جلدوں کے نمبر تحریر شدہ ہیں۔
۵- جدول خامس میں اس جلد کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے جس صفحہ میں یہ مسئلہ تحریر شدہ ہے۔

حواشی و مراجع

۱۔ فیوض الرحمٰن، تعارف قرآن، مکتبہ مدنیہ، لاہور، ص ۲۶۶-۲۶۸
۲۔ محاضرات قرآنی، الفیصل ناشران، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۲۴۶-۲۴۷
۳۔ شیخ ابوالفتاح، مقدمہ تفسیر احکام القرآن للتھانوی العثمانی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، طبع ثالث ۱۴۱۸ھ
مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! حافظ قاری محمد اکبر شاہ، بیس علماء حق، مکتبہ رحمانیہ، لاہور،

ص۲۳۱-۲۶۲

۴ بیس علماء حق، ص۶۴۵-۶۵۶

۵ محمود اشرف عثمانی، مفتی جمیل احمد کا انتقال ایک قرن کا اختتام، ماہنامہ البلاغ، کراچی، ۹:۳۸، جنوری ۱۹۹۸ء، ص۱۵-۳۶۔مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: بیس علمائے حق، ص۵۲۵-۵۴۳

۶ محمد الغزالی، مقدمہ احکام القرآن لجمیل احمد تھانوی، ادارہ اشرف التحقیق والبحوث الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۱۹ھ، ۲۳/۱

۷ تفصیلی حالات کے لیے ملاحظہ ہو: محمد تقی عثمانی، مقدمہ احکام القرآن، ادارۃ القرآن دارالعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۳/۱-۱۹

۸ بیس علماء حق، ص۱۹۷-۲۰۵

☆☆☆

ششماہی علوم القرآن کا موضوعاتی اشاریہ

مرتبہ: ظفرالاسلام اصلاحی

ششماہی علوم القرآن کی ۱۸ جلدوں (۱۹۸۵-۲۰۰۳ء) کا اشاریہ یکجا کتابی صورت میں شائع ہوا ہے۔ مجلّہ کے مضامین و دیگر مشتملات کو موضوع کے اعتبار سے مختلف حصوں میں تقسیم کر کے جدید طرز پر ان کا اشاریہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں مضمون/ مضمون نگار/ جلد و شمارہ/ ماہ و سن اور صفحات کے الگ الگ کالم کے تحت ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

صفحات: ۵۶ قیمت: ۲۰ روپیے

ادارہ کی مطبوعات کے لیے اس پتے پر رابطہ قائم کریں:

IDARAH ULOOM AL-QURAN

Shibli Bagh, Post-Box No.99, Doharra, Aligarh-202002